

دو جہاں کی نعمتیں

ہیں جن کے دست پاک میں

فقیہ العصر بقیۃ السلف حضرت علامہ الحاج

مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بانی تحریک تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل) فیصل آباد (پاکستان)

ترتیب جدید و تخریج

مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی

ناشر

مدینۃ العلوم انسٹی ٹیوٹ، توپسیا

آل انڈیا تبلیغ سیرت کولکاتا مغربی بنگال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دو جہاں کی نعمتیں

ہیں جن کے دست پاک میں

از قلم

فقیہ العصر بقیۃ السلف حضرت علامہ الحاج

مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بانی تحریک تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل) فیصل آباد (پاکستان)

ترتیب جدید و تخریج

مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی

ناشر: آل انڈیا تبلیغ سیرت (مغربی بنگال)

۶/ تالتلہ لین۔ کلکتہ: ۷۰۰۰۱۴

Al-Barkaat
Educational Institutions
EDUCATION QUALITY DEVELOPMENT

Prof. Syed Muhammad Amin
President

Al-Barkaat
Educational Society (Regd.)

پیغام

مجھے یہ جان کر دلی مسرت ہورہی ہے کہ برادرم مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی صاحب حسب سابق اس سال بھی جشن عیدمیلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک و باسعادت موقع پر مفید دینی کتب کا حسین تحفہ ہدیہ قارئین کرنے جا رہے ہیں۔

یوں تو مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی صاحب گزشتہ کئی سالوں سے مجلّہ "تبلیغ سیرت" کلکتہ کے ذریعہ دین وملت کی بیش بہا خدمات انجام دے رہے ہیں اور اب اس کے ساتھ مختلف دینی مسائل پر مشتمل مختصر مگر جامع رسائل اور سنی لٹریچر شائع کررہے ہیں۔ اس دور پرفتن میں مسلک حقہ، مسلک اہل سنت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کے فروغ کے لیے مختلف موضوعات پر مشتمل مختصر کتابچے ہندی اور اردو زبانوں میں تقسیم کرنا بہت مثبت اور پائیدار اقدام ہونے کے ساتھ دین کی تبلیغ واشاعت کا بہت مؤثر ذریعہ ہے۔

سرزمین اڑیسہ و بنگال میں ان کی یہ خدمات دین وسنیت کے حوالہ سے بڑی اہم اور قابل قدر ہے، بلکہ اس خطہ میں کام کرنے والے سبھی علماو مبلغین اہل سنت کے لیے ایک قابل تقلید نمونۂ عمل بھی ہے۔

میں مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی صاحب اور ان کے ساتھ دوش بدوش کام کرنے والے آل انڈیا تبلیغ سیرت کے سارے کارکنان کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پیارے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل میں ان کی تمام نیک کوششوں کو قبول فرمائے اور مزید خدمت کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

فقط والسلام

پروفیسر سید محمد امین قادری برکاتی
سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ
مارہرہ مطہرہ۔ایٹہ (یو۔پی)
حال مقیم: کبیر کالونی، جمال پور، علی گڑھ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اپیل

میری تمام مقررین اور واعظین کی خدمت میں اپیل ہے جو رحمۃ للعالمین ، شفیع المذنبین ،سید الانبیا والمرسلین فخر آدم و بنی آدم ﷺ کے ساتھ عقیدت و محبت رکھتے ہیں وہ اس مضمون کو اپنے مواعظ و خطابات میں وضاحت کے ساتھ بیان کریں تا کہ احباب اس غلط پروپیگنڈے سے بچ جائیں کہ اللہ کے سوا کوئی حاجت روا اور مشکل کشا نہیں ،کوئی غوث نہیں ،کوئی داتا نہیں ،کوئی غریب نواز نہیں وغیرہ وغیرہ ۔اور یہ جملہ کہ اللہ ہی حاجت روا اور مشکل کشا ہے یہ حق ہے سچ ہے بلا کسی شک وشبہہ درست ہے مگر یہ کہاں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی محبوب کو کسی پیارے کو کسی نبی یا کسی ولی کو اپنے اذن اور اپنی عطا سے حاجت روا اور مشکل کشا نہیں بنا سکتا (یا نہیں بنایا ہے)۔قرآن مجید میں ہے، **وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُاللّٰهِ مَغْلُوْلَة** ، یہودیوں نے کہا کہ اللہ کا ہاتھ بند ہے وہ کسی کو کچھ نہیں دے سکتا۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس عقیدہ کے رد میں فرمایا **غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ** . یعنی ایسا کہنے والوں کے ہاتھ تنگ اور بند ہو جائیں اور ان پر اس کہنے کی وجہ سے لعنت ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں جیسے چاہے جس کو چاہے جو کچھ چاہے عطا کرے۔نیز قرآن مجید میں ہے: **قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر** . یعنی اے محبوب آپ اپنے رب تعالیٰ سے یوں عرض کریں ،اے !اللہ تو ہی ملکوں کا مالک ہے تو جسے چاہے ملک عطا کر دے اور جس سے چاہے ملک لے لے اور تو جسے چاہے عزت عطا کرے (کسی کو قطب ،کسی کو ابدال ،کسی کو غوث ،کسی کو داتا ،کسی کو گنج بخش ،کسی کو غریب نواز بنا دے) اور جس کو تو چاہے ذلت دے تیرے ہی دست کرم میں خیر ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے ۔لہٰذا وہ کسی کو غوث ،کسی کو قطب ،

ابدال، کسی کو غریب نواز بنادے تو یہ اس کی عطا ہے۔

اس کی تائید میں وہ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ نفلی عبادت کر کے میرا قرب چاہتا ہے اور جب وہ میرا مقرب بن جاتا ہے تو میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں وہ میری قدرت سے دیکھتا ہے۔ میں اس کے کان بن جاتا ہوں وہ میری قدرت سے سنتا ہے۔ میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں وہ میری قدرت کے ساتھ پکڑتا ہے۔ میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں وہ میری قدرت کے ساتھ چلتا ہے۔ اگر وہ مقرب بندہ مجھ سے مانگے تو میں اس کو ضرور دیتا ہوں۔ اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کی قدرت بندے کی آنکھ میں آتی ہے تو وہ بندہ نزدیک سے بھی دیکھ لیتا ہے اور دور سے بھی دیکھ لیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کی قدرت بندے کے کان میں آتی ہے تو وہ قریب سے بھی سن لیتا ہے اور دور سے بھی سن لیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کی قدرت بندے کے ہاتھ میں آجاتی ہے تو وہ نرمیوں اور سختیوں نیز دور اور نزدیک میں بھی تصرف کر لیتا ہے۔ جیسے سیدنا غوث اعظم محبوب سبحانی قطب ربانی عبدالقادر جیلانی نے شیخ فضل اللہ تاجر کے لولے لنگڑے اپاہج بیٹے کو قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ فرمایا تو اسی وقت اٹھ کر دوڑنے لگا۔ نیز خواجہ خواجگان خواجہ غریب نواز اجمیری قدس سرہ کے پیر ومرشد خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ نے تیس سال سے گم شدہ لڑکا ایک منٹ میں اس کے گھر پہنچا دیا۔

شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھنؤ کا گم شدہ لڑکا کلکتہ سے ایک منٹ میں شرقپور بلالیا۔ اللہ کے ولی خواجہ شربینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں زیارت کے لیے آنے والے غلام کو جب اس کے مالک نے قسم دلائی کہ جب تک خواجہ شربینی آکر نہیں چھڑائیں گے میں تجھے مارتا رہوں گا یہ کہہ کر لاٹھی اٹھائی تو دیکھا کہ حضرت خواجہ شربینی موجود ہیں اور ہنس کر فرمایا تیری شرط پوری ہوگئی لہٰذا اسے چھوڑ دے اس نے اسی وقت لاٹھی رکھ دی۔ حضرت وڈے میاں صاحب باغبانپور لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے نماز میں دائیں طرف سلام پھیر کر دائیں طرف کے سب نمازیوں کو حافظ قرآن بنادیا اور بائیں طرف سلام پھیر کر سب کو ناظرہ خواں کر دیا۔ امام الاولیا سید علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری نے لاہور کے علما کو لاہور سے

ہی خانہ کعبہ دکھا دیا۔ نیز حضور داتا گنج بخش قدس سرہ نے ہندو جوگی کا تعاقب کرکے اسے مسلمان بنادیا جس سے ہندوستان کے ہزاروں ہندو مسلمان ہوگئے۔ وعلی ھذا القیاس پڑھ کر دیکھیں: عطائے حق، خلیفۃ اللہ، ولایت، روض الریاحین، انوار الحسنین، جامع کرامات الاولیا۔

یہ شان ہے خدمتگاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا

تنبیہ

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (۵) یعنی اے محبوب ہم نے آپ کو سب جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ لہٰذا اگر وہ کسی کی حاجت روائی اور مشکل کشائی نہ کر سکیں تو رحمت کا کیا مطلب۔ یہ تو یوں ہوا کہ کوئی شخص لکڑی یا پلاسٹک کا شیر بنا کر چوراہے میں رکھ کر اس پر لکھ دے۔ ''شیر بہادر'' تو (نقل کفر کفر نباشد) کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو پلاسٹک کا رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے کہ نہ وہ کسی کے کام آسکیں، نہ کسی کی مشکل حل کر سکیں۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم ، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے کہ ان کو عالمین کے ہر ہر فرد کے لیے رحمت کیا جن کیا انسان کیا فرشتے کیا حیوانات کیا جمادات کیا معدنیات سب جہانوں کے ذرے ذرے کے لیے باذن اللہ رحم کرنے والے حاجت روائی اور مشکل کشائی کرنے والے بنا کر بھیجا ہے۔ کیونکہ رحمۃ کا معنی راحم بھی ہے۔ (حواشی جلالین) اللہ تعالیٰ گمراہ مسلمانوں کو ہدایت عطا فرمائے کہ وہ اس معنی کو سمجھیں اور اگر مگر کے چکر چھوڑ دیں اور سوچیں کہ اگر رحمۃ للعالمین نے کسی پر رحم نہیں کیا، کسی کی حاجت روائی نہیں کی تو لفظ رحمت بے معنی ہو جائے گا۔ اسی لیے صحابہ کرام سب کے سب اپنی ہر مشکل اور ہر پریشانی میں اسی ذات ستودہ صفات ﷺ کے در اقدس پر حاضری دیتے اور اپنی حاجتیں اور مشکلیں حل کراتے جن کو اللہ رب العالمین جل جلالہٗ نے سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ پھر قابل غور بات یہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، جب کسی حاجت روائی مشکل کشائی کے لیے رحمت کائنات ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ایک دوسرے سے یوں نہ کہتے کہ کچھ لوگ آئیں گے وہ

کہیں گے کہ حاجت روا مشکل کشا تو اللہ ہی ہے۔لہٰذا اے صحابہ! تم مسجد میں جا کر سر سجدے میں رکھ کر اللہ تعالیٰ سے حاجت روائی اور مشکل کشائی کرالو، اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے حبیب نے ایسا کیا کہ صحابہ اپنی اپنی حاجتیں اور مشکلیں لے کر آتے تو یوں فرماتے کہ میرے صحابہ تم مسجد جا کر سر سجدے میں رکھ کر اس ذات سے عرض کرو جو اللہ ہے اور مشکل کشا ہے یا اللہ! ہماری مشکلیں دور کردے۔ بلکہ سب کی مشکلیں اسی دربار گوہر بار سے حل ہوتیں ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ اَحادیث مبارکہ پڑھ کر دیکھیں اور اپنا ایمان مضبوط و تازہ کریں۔ والسلام

دعاؤں کا محتاج

ابوسعید محمد امین غفرلہٗ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیۡبِہٖ سَیِّدِ الۡعَالَمِیۡنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ.

امابعد! مورخہ ۱۵؍شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ شب برات کے موقع پر میرے لخت جگر قاری محمد مسعود احمد حسان درود شریف والی جامع مسجد میں بیان کرر ہے تھے۔ انہوں نے دوران خطاب مندرجہ ذیل شعر پڑھا۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

یہ شعرسن کر دل مچلنے لگا کہ کاش میری آواز کھل جائے اور میں اس مبارک شعر کو دلائل سے مزین کروں۔ لیکن مجبور تھا کیونکہ بائی پاس یعنی دل کا آپریشن کرایا ہوا ہے جس کی وجہ سے آواز بند ہے آخرکار مایوسی کی حالت میں یہ طے کیا کہ قلم کا سہارا لیا جائے کیونکہ اَلۡقَلَمُ اَحَدُ اللِّسَانَیۡن۔ یعنی قلم بھی ایک زبان ہے جس کے ذریعہ مافی الضمیر کا اظہار کیا جاسکتا ہے۔ اقول و باللہ التوفیق۔

بلا شک و شبہہ ہمیں اس حبیب یکتا صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک خالی نظر آتے ہیں لیکن حقیقت میں دونوں جہاں کی نعمتیں ان کے دست کرم میں ہیں ۔ چند احادیث مبارکہ سنیے اور ایمان محفوظ اور مضبوط کیجیے۔

﴿حدیث پاک:۱﴾

چھوٹی بکری کے دودھ سے گاگریں بھر گئیں

جب ہجرت کے دن سید دوعالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابو بکر صدیق اور عامر بن فہیرہ اور عبداللہ لیثی کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف جارہے تھے راستے میں ام معبد کا ایک خیمہ آیا دیکھا کہ ام معبد خیمہ میں بیٹھی ہیں۔ پوچھا کیا آپ کے پاس گوشت یا کھجور ہے؟ تاکہ ہم خرید لیں۔ ام معبد نے عرض کیا ہمارے یہاں کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں ہے۔

اچانک رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر پڑی کہ ایک چھوٹی سی کمزور سی بکری بیٹھی ہے۔سرکارﷺ نے پوچھا کیا یہ بکری دودھ دیتی ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔حبیب خداﷺ نے فرمایا کیا تو اس بات کی ہمیں اجازت دیتی ہے کہ ہم اس کا دودھ دوھ لیں۔وہ بولی آپ پر میرے ماں باپ قربان اگر یہ دودھ دے تو دوھ لیں۔یہ سن کر رحمۃ للعالمینﷺ نے بسم اللہ شریف پڑھ کر بکری کے پستانوں پر دست مبارک پھیرا تو دودھ اتر آیا۔فرمایا ایک بڑا برتن لاؤ جس سے پورا قبیلہ سیر ہو کر دودھ پی لے۔دودھ دوہا تو وہ گاگر کنارے تک بھر گئی۔اس دودھ سے ام معبد کو پلایا پھر ساتھیوں کو پلایا آخر میں خود نوش فرمایا۔پھر دوبارہ دودھ دوہا برتن (گاگر) پھر بھر گیا۔پھر حبیب خداﷺ آگے تشریف لے گئے۔(مشکوٰۃ شریف)

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں کیوں نہ ہو جب کہ خود رحمت والے نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے **اعطیت خَزَائِنَ الْاَرْضِ** ۔اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا بھر کے خزانے عطا کر دیے ہیں۔(صحیح بخاری، باب الصلاۃ علی الشہید۔رقم الحدیث:۱۳۴۴۔ مسند امام احمد۔رقم الحدیث:۱۷۸۰۷)

(نوٹ) حضرت ملا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے شواہد النبوۃ میں فرمایا کہ اس بکری میں ایسی برکت ہوئی کہ وہ خلافت فاروقی تک دودھ دیتی رہی۔**والحمدللہ رب العالمین**

حدیث پاک:۲

دو آدمی کا کھانا ایک سو اسّی (۱۸۰) لوگوں کے لیے کافی ہو گیا

جب سید العالمینﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ جلوہ افروز ہوئے اور سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف فرما ہوئے۔تو انہوں نے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے کھانا پکایا اور حاضر کیا۔رحمت والے نبیﷺ نے حضرت ابو ایوب سے فرمایا انصار کے سر کردہ تیس (۳۰) آدمی بلا لاؤ۔وہ آئے اور کھانا کھایا۔پھر فرمایا ساٹھ آدمیوں کو بلا لاؤ۔وہ بھی کھا کر چلے گئے۔پھر فرمایا اب نوے آدمیوں کو بلا لاؤ۔نوے آدمی آئے اور کھانا کھا کر چلے گئے۔ایک سو اسی آدمی کھانا کھا کر چلے گئے لیکن کھانا اتنے کا اتنا ہی رہا۔(شفاء شریف، ج۱،ص:۴۵۸۔دلائل النبوۃ مترجم، ص:۳۸۲)

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

﴿حدیث پاک: ۳﴾

قرضے ادا کر دیے لیکن ایک بھی کھجور کم نہ ہوئی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد جنگ احد میں شہید ہو گئے تھے اور ان کے سر پر بہت سارے لوگوں کا قرضہ تھا۔ ان کا ایک کھجوروں کا باغ تھا جب کھجوریں پک گئیں اور اتار لی گئیں تو حضرت جابر نے دل میں کہا کہ یہ تو کچھ بھی نہیں ہے میری خواہش تھی کہ میری ساری کھجوریں قرضہ میں چلی جائیں خواہ میرے لیے ایک کھجور بھی نہ بچے۔ میں محنت مزدوری کر کے ہمشیرگان کا پیٹ پال لوں گا۔ لیکن قرضہ بہت زیادہ تھا۔ میں بڑا غمگین ہوا۔ پریشانی میں کچھ سمجھ نہیں آتی تھی کہ کیا کروں؟ قرضہ والوں سے بات کی کہ ساری کھجوریں لے لو اور قرضہ معاف کر دو مگر وہ نہ مانے۔ اسی پریشانی کے عالم میں میں حضور آقا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ عرض کرنے پر فرمایا جابر! تو جا کر اپنی کھجوروں کی تین ڈھیریاں بنا دے اعلیٰ الگ، درمیانی الگ، ردّی الگ پھر مجھے بتانا۔ جب میں تین ڈھیریاں بنا کر حاضر ہوا تو سرکار رحمت کائنات ﷺ میرے ساتھ ہو لیے اور جا کر جو اعلیٰ قسم کی کھجوروں کی ڈھیر تھی اس پر جلوہ فرما ہوئے اور فرمایا اے جابر! جن جن لوگوں کا قرضہ ہے سب کو بلا لاؤ سب آ گئے تو رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا اپنا اپنا قرضہ لیتے جاؤ۔ سب نے اپنا پورا پورا قرضہ وصول کر لیا۔ حضرت سیدنا جابر فرماتے ہیں: **فسلم اللہ البیادر کلھا و حتی انظر الی البیدر الذی کان علیہ النبی ﷺ کانھا لم تنقص تمرۃ واحدۃ۔**

(صحیح البخاری، باب اذ ھمت طائفتان، رقم الحدیث: ۴۰۵۳۔ دلائل النبوۃ، مترجم، ص: ۳۸۸، شفاء شریف، ج ۱ ص: ۴۶۱)

یعنی اللہ تعالیٰ نے سارے ڈھیروں کو سلامت رکھا حتیٰ کہ میں دیکھنے لگا کہ جس ڈھیر پر رحمت کائنات ﷺ جلوہ گر تھے اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی۔

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

اللھم صل وسلم وبارک علی الحبیب الذی
بعثہ رحمۃ للعالمین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

﴿حدیث پاک: ۴﴾

کڑوے پانی کو میٹھا بنا دیا

حبیب خدا رحمۃ للعالمین ﷺ جب غزوہ قرد کے لیے لشکر لے کر تشریف لے جارہے تھے راستہ میں ایک چشمہ آیا جس کا پانی نہایت کڑوا تھا وہاں کے لوگوں سے پوچھا اس چشمہ کا نام کیا ہے؟ عرض کیا اس کا نام بیسان ہے۔ یہ سن کر اللہ کے پیارے حبیب ﷺ نے فرمایا نہیں اس کا نام نعمان ہے۔ صرف نام بدلنے سے چشمہ کی حقیقت بدل گئی اور وہ چشمہ ہمیشہ کے لیے میٹھا ہو گیا۔

(شفاء شریف، مترجم ج ۱ ص: ۵۰۵، حجۃ اللہ علی العالمین مترجم، ص: ۶۹۲)

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

﴿حدیث پاک: ۵﴾

کونین ادھر ہو جاتی جس سمت اشارے ہو جاتے

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فجر کی اذان دی چونکہ سردی بہت زیادہ تھی اس لیے نمازی مسجد میں زیادہ نہ آسکے۔ سرکار رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حضرت بلال سے پوچھا نمازی کیوں نہیں آئے؟ حضرت بلال نے عرض کیا حضور سردی بہت زیادہ ہے اس لیے نمازی نہیں آسکے۔ یہ سن کر سرکار ﷺ کی زبان مبارک سے یہ دعا نکلی: **اَذْهِبْ اَللّٰهُمَّ عَنْهُمُ الْبَرْدَ۔** یا اللہ نمازیوں سے سردی دور کر دے۔ سیدنا بلال فرماتے ہیں: **وَلَقَدْ رَاَيْتُهُمْ يَتَرَوَّحُوْنَ فِي السُّبْحَةِ۔** اور میں دیکھتا ہوں کہ نمازی مسجد میں آرہے

ہیں اور پنکھے کر رہے ہیں۔

(دلائل النبوۃ مترجم، ص: ۴۱۰، حجۃ اللہ علے العالمین مترجم، ج ا ص: ۶۹۸)

محبوب خدا کی رحمت کے ہر سمت نظارے ہوتے ہیں
کونین ادھر ہو جاتی ہے جس سمت اشارے ہوتے ہیں

حدیث پاک: ۶

مانگی تھی ایک چیز مل گئی دو چیزیں

سردی کا موسم تھا سخت سردی پڑ رہی تھی۔ حیدر کرار شیر خدا رضی اللہ عنہ دربار رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ سردی بہت زیادہ لگ رہی ہے یہ سن کر رحمت کائنات ﷺ کی زبان پاک سے یہ دعا نکلی اَللّٰھُمَّ اَکْفِہِ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ، یا اللہ پیارے علی سے سردی اور گرمی دور کر دے۔ سردی گرمی ختم ہوگئی۔ سبحان اللہ مانگی تھی ایک چیز مل گئیں دو چیزیں۔ (مجمع الزوائد،، دلائل النبوۃ مترجم، ص ۴۱۰)

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

حدیث پاک: ۷

تھوڑا سا کھانا اسّی لوگوں نے کھایا پھر بھی بچ گیا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میرے سوتیلے والد حضرت ابوطلحہ گھر آئے اور والدہ ام سلیم سے پوچھا کچھ کھانے کو ہے؟ کیونکہ میں محسوس کر رہا ہوں کہ سرکار کو بھوک لگی ہوئی ہے۔ میری والدہ ام سلیم نے کہا جَو کی روٹیاں ہیں۔ پھر روٹیاں نکالیں اور دوپٹے میں لپیٹ کر میرے بغل میں دبا کر دوپٹے کا باقی حصہ میری گردن کے گرد لپیٹ دیا (تاکہ روٹیاں راستے میں گر نہ جائیں کیونکہ میں بچہ تھا) اور مجھ سے کہا مسجد جاؤ اور اسے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر کر دو۔ میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کافی تعداد میں صحابہ

موجود ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا مجھے دیکھ کر فرمایا تجھے ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ عرض کیا جی ہاں، حضور نے پھر فرمایا تجھے کھانا دے کر بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ اس پر سرکار نے صحابہ سے فرمایا چلو ابوطلحہ کے گھر چلیں۔ یہ سن کر میں جلدی جلدی گھر آیا اور حضرت ابو طلحہ سے ماجرا عرض کر دیا وہ گھبرا گئے۔ جلدی سے میری والدہ کے پاس آ کر کہا کیا بنے گا ؟ میری والدہ نے بڑے اطمینان سے کہا اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم یعنی ہمیں کیا فکر جو لا رہے ہیں انتظام بھی وہی کریں گے۔ یہ سن کر ابوطلحہ مطمئن ہو گئے اور آنے والوں کا استقبال کیا۔ جب حبیب خدا سید انبیا ﷺ نے گھر میں قدم مبارک رکھا تو فرمایا۔ ام سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ لے آؤ۔ میری والدہ ماجدہ نے وہی جو کی روٹیاں حاضر کر دیں۔ حضور نے فرمایا ان کو بھور دو۔ پھر اس میں گھی والا ڈبہ نچوڑا وہ مالیدہ بن گیا۔ پھر سرکار ﷺ نے اس پر کچھ پڑھا اور فرمایا اے ابوطلحہ دس آدمیوں کو بلا لاؤ کہ وہ آ کر کھالیں جب وہ کھا چکے تو فرمایا دس اور کو بلا لاؤ۔ یوں کرتے کرتے ستر اسّی لوگوں نے شکم سیر ہو کر کھانا کھایا اور میں جھک کر دیکھتا تھا کہ کھانا کدھر سے آ رہا ہے، بعد میں خود شاہ کونین ﷺ نے کھانا تناول فرمایا اور گھر والوں نے بھی کھایا۔ بقیہ کھانا تبرک کے طور پر حضور چھوڑ کر چلے گئے۔

(صحیح البخاری، رقم لحدیث: ۳۵۷۔ ترمذی، رقم الحدیث: ۳۹۹۰، مشکوٰۃ، باب فی المعجزات، ص: ۵۳۷، دلائل النبوۃ، مترجم، ص ۳۷۲)

حدیث پاک: ۸

اونٹ کیوں ذبح کریں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ تبوک کی جنگ بڑی ہی کٹھن تھی حتیٰ کہ راستہ میں توشہ دان خالی ہو گئے۔ بھوک کی شدت تھی صحابہ نے آپس میں مشورہ کیا کہ اجازت لے کر اونٹ ذبح کر کے کھالیں۔ اجازت ہو گئی تو وہ چھریاں نکال کر تیز کرنے لگے۔ اتنے میں حضرت عمر کی نظر پڑی وہ دوڑے ہوئے آئے پوچھا کیا کر رہے ہو؟ ساتھیوں نے کہا کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے تو کیا کریں؟ اونٹ ذبح کر کے کھا لیتے ہیں۔ فرمایا ذرا ٹھہر جاؤ۔ پھر فاروق اعظم

دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ حکم دیں کہ جو کچھ جس کے پاس ہے وہ لے آئے اور حضور دعا فرمادیں بس اونٹ ذبح کرنے کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔ یہ سن کر فرمایا چلو یوں ہی سہی، حضرت عمر نے اعلان کر دیا جو کچھ کسی کے پاس کھانے پینے کی چیز ہے وہ لے آئے۔ دیکھا گیا کہ کوئی مٹھی بھر کھجوریں لا رہا ہے، کوئی روٹی کا ٹکڑا پکڑے آرہا ہے پھر جو کچھ دستر خوان پر جمع ہوا رحمت کائنات ﷺ نے دعا فرمائی اور حکم دیا کہ پہلے اپنے اپنے توشہ دان بھر لو۔ سب نے توشہ دان بھر لیے۔ پھر فرمایا اب کھاؤ پورے لشکر نے شکم سیر ہو کر کھایا پھر بھی کھانا بچ گیا۔

(مشکوٰۃ، باب فی المعجزات، ص:۵۳۸، دلائل النبوۃ، مترجم ص:۴۷۴)

اس حدیث پاک کو حاکم اور ذہبی نے صحیح قرار دیا ہے۔

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

حدیث پاک:۹

ایک پیالہ پانی پندرہ سو لوگوں نے پیا پھر بھی کم نہ ہوا

جب رسول اکرم شفیع اعظم ﷺ لشکر لے کر مدینہ سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور حدیبیہ کے مقام پر پڑاؤ ڈالا تو وہاں کنویں میں تھوڑا سا جو پانی تھا وہ ختم ہو گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ پانی کا صرف ایک پیالہ تھا جس سے نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا تو لشکر والے حضور کی طرف متوجہ ہو کر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! پانی صرف اتنا ہی ہے ہم کہاں سے وضو کریں؟ اور کہاں سے پئیں؟ یہ سن کر نبی رحمت ﷺ نے دست مبارک اس پیالے میں رکھ دیا تو پانی میں ابال آ گیا اور انگلیوں کے درمیان سے یوں پانی نکلنا شروع ہوا جیسے چشمے بہہ رہے ہیں حتیٰ کہ سب نے پانی پی لیا، وضو کیا، اونٹوں نے پانی پیا، لیکن پھر بھی پانی کم نہیں ہوا۔ یہ سن کر کسی نے حضرت جابر سے سوال کیا کہ تم لشکر والے کتنے تھے؟ حضرت جابر نے فرمایا اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو پانی ختم نہیں ہوتا مگر ہم صرف پندرہ سو تھے۔

(بخاری شریف، مشکوٰۃ، باب فی المعجزات، ص:۵۳۲، شواہد النبوۃ مترجم، ص:۱۵۹، شفا شریف، مترجم ج۱ص:۴۵۰)

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

نوٹ

کچھ لوگ وہ ہیں کہ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ جن کے دلوں میں بغض ونفاق کی بیماری ہے وہ اہلسنت پر الزام لگاتے ہیں کہ تم لوگ نبی کی شان میں مبالغہ کرتے ہو تو ایسے لوگ بتائیں کہ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمان کہ اگر ہم لاکھ بھی ہوتے تو پانی ختم نہ ہوتا مگر تھے پندرہ سو کیا یہ مبالغہ میں آئے گا؟ وضاحت کریں؟ یا توبہ کر کے نیازمند اور غلام بن کر جنت حاصل کریں۔

حدیث پاک: ۱۰

سارے لشکر نے پانی پیا مگر پانی کم نہ ہوا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم لوگ سفر میں تھے رسول اللہ ﷺ بھی ساتھ تھے۔ راستہ میں ساتھیوں نے پیاس کی شکایت کی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے۔ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور ایک دوسرے صحابی سے فرمایا تم دونوں جاؤ فلاں جگہ تمھیں ایک عورت ملے گی جو اونٹ پر دو مشکیزے پانی رکھے جا رہی ہوگی (سارا جہاں نظر میں ہے) اس عورت کو اونٹ سمیت یہاں لے آؤ۔ وہ دونوں صحابی وہاں پہنچے تو دیکھا واقعی عورت اونٹ پر دو مشکیزہ رکھے جا رہی ہے۔ اس کو دونوں حضرات نے کہا کہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے ہمارے ساتھ چلو۔ عورت نے کہا کون رسول اللہ؟ کیا وہ جو باپ دادا کے دین سے پھر گیا ہے؟ کہا ہاں جس کو تم ایسا کہہ رہی ہو وہ واقعی اللہ کے سچے رسول ہیں۔ حاصل کلام یہ کہ وہ دونوں عورت کو اونٹ سمیت لے آئے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا دونوں مشکیزے اتار لو۔ اور فرمایا ان مشکیزوں کے منہ کھول دو اور سب پانی پیو، سب نے پانی پیا اور برتن بھی بھر لیے وہ عورت کھڑی دیکھ رہی تھی کہ کیا ہو رہا ہے اس نے

دیکھا کہ مشکیزے اسی طرح بھرے ہوئے ہیں بلکہ پہلے سے بھی زیادہ بھرے نظر آرہے ہیں پھر صحابہ کو حکم دیا کہ اس عورت کے لیے کچھ کھانے کی چیزیں اکٹھی کرو۔ کپڑا بچھایا گیا اس میں صحابہ اشیاے خوردنی ڈالتے گئے۔ کپڑا بھر گیا پھر وہ سب کچھ عورت کو دے کر فرمایا۔ بی بی ہم نے تیرے پانی سے کچھ نہیں لیا بلکہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے پانی عطا کیا ہے۔ عورت جب رخصت ہوکر اپنے اہل خانہ کے پاس پہنچی تو انہوں نے تاخیر کی وجہ پوچھی۔ اس پر عورت نے سارا ماجرا کہہ سنایا۔ جسے سن کر اہل خانہ کے سارے کے سارے لوگ حاضر ہوکر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

(صحیح البخاری، مشکوٰۃ، باب فی المعجزات، ص:۵۳۳، شفاء شریف، مترجم ج۱ص:۵۵۴، دلائل النبوۃ ص:۳۶۸)

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

حدیث پاک:۱۱

تھوڑا سا حلوہ تین سو لوگو نے کھایا پھر بھی کم نہ ہوا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تاجدار مدینہ ﷺ نے حضرت زینب کے ساتھ نکاح کیا تو میری والدہ ام سلیم نے کھجور پنیر اور گھی سے حلوہ تیار کیا اور اس کو ایک برتن میں ڈال کر مجھ سے فرمایا ''بیٹا انس یہ لے جا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرنا اور عرض کرنا کہ یہ میری والدہ نے حاضر کیا ہے اسے قبول فرمائیں''۔ جب میں لے کر حاضر ہوا اور عرضی پیش کی تو سرکار ﷺ نے فرمایا اسے رکھ دو اور فلاں فلاں صحابی کو دعوت دے دو۔ اور جو بھی راستہ میں ملے اسے بھی دعوت دے دینا۔ میں گیا جن حضرات کے نام حضور نے لیے تھے انہیں دعوت دی اور جو بھی صحابی راستہ میں ملتا گیا میں دعوت دیتا گیا۔ جب واپس آیا تو دیکھا کہ سارا گھر بھرا ہوا ہے راوی کہتے ہیں میں نے حضرت انس سے پوچھا کتنے صحابہ تھے؟ فرمایا تین سو کے قریب تھے۔ پھر سرکار ﷺ نے اس پر کچھ پڑھا پھر دس دس کر کے بلاتے گئے اور کھلاتے گئے سب نے پیٹ بھر کر کھایا۔ اس کے بعد فرمایا اے انس! اُٹھا اپنا حلوہ لے جا۔ جب میں نے اسے اُٹھایا تو میں نہیں جانتا تھا کہ پہلے

زیادہ تھایا اب زیادہ ہے۔

(مشکوٰۃ باب فی المعجزات ص:۵۳۷۔شفاء شریف مترجم ج اص:۴۵۹)

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

حدیث پاک: ۱۲

بکری آئی اور سارے لشکر کو دودھ پلا کر غائب ہوگئی

حضرت نافع بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سفر کے دوران نبی رحمت شفیع امت ﷺ کے ساتھ چار سو (۴۰۰) ہمراہی تھے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا گیا جہاں پانی نہیں تھا جس کی وجہ سے ہم سفروں کو شاق گزرا۔ اچانک وہاں ایک بکری آ گئی جس کی سینگ بڑی بڑی تھی اس بکری کو رحمت والے نبی ﷺ نے دوہا اور دودھ لشکریوں کو پلایا جس سے سارا لشکر شکم سیر ہو گیا۔ پھر فرمایا۔ نافع! تو اس بکری کو سنبھال کر رکھ لیکن میں جانتا ہوں کہ تو اس کو سنبھال نہیں سکے گا میں نے ایک لکڑی گاڑ کر اس کے ساتھ اس بکری کو مضبوطی کے ساتھ باندھ دیا اور ہم سو گئے جب اُٹھے تو دیکھا کہ بکری غائب ہے۔ جب میں نے یہ ماجرا دربار رسالت میں عرض کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تو سنبھال نہیں سکے گا بس جس نے بھیجی تھی وہی لے گیا ہے۔ (دلائل النبوۃ مترجم ص:۳۸۱)

حدیث پاک: ۱۳

یا رسول اللہ میری آنکھ واپس کر دیں

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ احد کی جنگ میں شریک ہو کر کفار کے ساتھ لڑ رہے تھے۔ ان کی نظر پڑی کہ پیچھے شاہ کونین ﷺ کھڑے ہیں۔ یہ دیکھ کر حضرت قتادہ نے اپنا نظریہ بدل لیا پہلے کفار کی طرف تیر اندازی کر رہے تھے لیکن اب یہ فکر ہوئی کہ کفار کا کوئی تیر میرے

آقا کی طرف نہ آ جائے آخر کار ایک نا گہانی تیر آیا جو حضرت قتادہ کی آنکھ میں لگا جس سے آنکھ نکل کر لٹک گئی۔ جنگ ختم ہونے پر ساتھیوں نے مشورہ دیا کہ قتادہ آنکھ نکل گئی اور پٹھے کے ساتھ لٹک رہی ہے جس سے تجھے کافی تکلیف ہو رہی ہوگی۔ لاؤ اسے کاٹ دیں۔ یہ سن کر حضرت قتادہ نے کہا میں کیوں آنکھ کٹواؤں؟ آنکھ کو پکڑے پکڑے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جنھیں اللہ تعالیٰ نے سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ عرض گذار ہوئے۔ یارسول اللہ! ساتھی کہتے ہیں آنکھ کا پٹھہ جس کے ساتھ آنکھ لٹک رہی ہے کٹوا دو۔ یارسول اللہ! مجھے بیوی کے ساتھ بے پناہ محبت ہے میں نہیں چاہتا کہ میں اعـــــور (کانا) کہلواؤں۔ لہذا آپ مجھے میری آنکھ عطا کر دیں۔ رحمت کائنات ﷺ نے فرمایا اے قتادہ! اگر تو صبر کرے تو تیرے لیے جنت ہے۔ یہ سن کر عرض کیا اِنَّ الْـجَـنَّةَ لَـجَـزَاءٌ جَـزِيْـلٌ وَعَـطَـاءٌ جَلِـيْـلٌ ۔ بیشک جنت بہت ہی بڑی جزا اور عطا ہے (وہ تو سرکار کے صدقے سے مل ہی جائے گی میں تو آنکھ لینے آیا ہوں) آپ مجھے میری آنکھ واپس کر دیں اور جنت کے لیے دعا فرمادیں۔ سرکار نے فرمایا اے قتادہ! قریب آؤ۔ وہ آئے تو رحمۃ للعالمین ﷺ نے آنکھ پکڑ کر اس کی جگہ میں رکھ کر اللہ کی بارگاہ میں عرض کیا۔ یا اللہ! یہ قتادہ اپنے چہرے کے ساتھ تیرے نبی کا چہرہ بچا رہا تھا لہٰذا اس کی آنکھ درست کر دے۔ سرکار نے دست مبارک اٹھایا تو وہ بالکل ٹھیک تھی۔ نہ درد، نہ لوشن، نہ انجکشن بلکہ وَكَـانَـتْ اَحْسَـنُ عَيْنَيْـهِ. وہ آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ خوبصورت ہوگئی وکـانـت لاتـرمـد اذا رمـدت الاخـری. دوسری آنکھ میں کبھی سرخی کبھی پانی کبھی کچھ لیکن وہ آنکھ جس کو رحمت والے نبی کا رحمت والا دست مبارک لگا اسے کبھی کچھ ہوا ہی نہیں۔

(مجمع الزاوائد، المجلد الثامن۔ رقم الحدیث: ۱۴۰۹۸۔ دلائل النبوۃ، شواہد النبوۃ، مترجم ص: ۱۴۰
حجۃ اللہ علی العالمین، مترجم، ج ۱ ص: ۶۸۰)

ع دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

﴿حدیث پاک: ۱۴﴾

ٹہنی تلوار بن گئی

حضرت عکاشہ فرماتے ہیں کہ دوران جنگ میری تلوار ٹوٹ گئی تو مجھے مالک کونین ﷺ نے ایک لکڑی پکڑادی میں نے اسے دیکھا تو وہ تلوار بن گئی میں اسی کے ساتھ مشرکوں کو قتل کرتا رہا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین، مترجم ج اص: ۶۹۲۔شواہد النبوۃ ص: ۱۴۰، شفاء شریف، ج اص: ۵۰۷)

﴿حدیث پاک: ۱۵﴾

حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی جنگ احد میں تلوار ٹوٹ گئی وہ فرماتے ہیں جب میں نے عرض کیا تو رحمت والے نبی ﷺ نے مجھے ایک کھجور کی ٹہنی پکڑادی۔ دیکھا تو وہ تلوار بن گئی تھی۔ (شفاء شریف، ج اص: ۵۰۷))

﴿حدیث پاک: ۱۶﴾

حضرت ابو ہریرہ کا قوت حافظہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں جو کچھ سنتا ہوں وہ بھول جاتا ہوں۔ میرے لیے دعا فرمادیں کہ میرا قوت حافظہ درست ہو جائے۔ یہ سن کر رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ! اپنی چادر پھیلا دو ۔انہوں نے چادر پھیلائی تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چادر میں دونوں ہاتھوں سے کچھ ڈال دیا (وہی کچھ ڈال دیا جو ہمیں نظر نہیں آتا) اور فرمایا اسے اٹھاؤ اور سینے سے لگا لو میں نے اسے لگا لیا پھر میری یہ حالت ہوگئی کہ کبھی کوئی بات نہ بھولا بلکہ پچھلی بھولی ہوئی باتیں بھی یاد آ گئیں۔ (حجۃ اللہ علی العالمین مترجم ج اص: ۶۹۹)

ع دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

اللھم صل وسلم وبارک علی الذی ارسلته

رحمة للعالمین و علی اله واصحابه اجمعین

حدیث پاک: ۱۷

بے مثال خوشبو

حضرت عتبہ بن فرقد سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چار بیویاں تھیں ۔ وہ ایک دوسری سے بڑھ چڑھ کر خوشبو لگاتیں مگر جب خاوند گھر آتے تو ان کی خوشبو غالب رہتی کسی دوسری خوشبو کا پتہ ہی نہ چلتا۔ بلکہ ان کی خوشبو کی حیثیت یہ تھی کہ جس راستے پر چلتے سارا راستہ خوشبو سے معطر ہو جاتا۔ ایک دن وہ سب اکٹھی ہو کر خاوند کے پاس بیٹھ گئیں اور پوچھا کیا وجہ ہے ہم نے آپ کو کبھی خوشبو خریدتے نہیں دیکھا ؟ کبھی خوشبو لگاتے نہیں دیکھا ؟ لیکن آپ گھر تشریف لاتے ہیں تو ہماری ساری خوشبوئیں مات کھا جاتی ہیں ۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا ایک مرتبہ بچپن میں مجھے پھنسیاں نکل آئی تھیں ۔ میں نے رحمت عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا تو آپ نے فرمایا کرتا اتار کر بیٹھ جاو۔ پھر آپ ﷺ نے میرے جسم پر دست مبارک پھیرا تو پھنسیاں ختم ہو گئیں اسی دن سے مسلسل میرے بدن سے خوشبو پھوٹ رہی ہے۔

(مدارج النبوۃ، حجۃ اللہ علی العالمین، مترجم، ج ا ص:۷۰۲)

کونین ادھر ہو جاتی ہے جس سمت اشارے ہوتے ہیں

حدیث پاک: ۱۸

کٹا ہوا بازو لعاب دہن لگانے سے جڑ گیا

حضرت خبیب بن یساف سے مروی ہے کہ میں ایک جنگ میں شریک ہوا۔ دوران جنگ کسی نے میرے بازو پر حملہ کر دیا جس کی وجہ سے میرا بازو جسم کے ساتھ لٹک گیا ۔ میں بازو پکڑ کر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میری یہ کیفیت دیکھ کر رحمت کائنات باعث ایجاد عالم ﷺ نے لعاب دہن لگا کر میرا بازو میرے کندھے کے ساتھ جوڑ دیا۔ بس میرا ہاتھ اسی وقت بالکل ٹھیک ہو گیا۔ پھر میں نے اسی بازو سے اس دشمن کو قتل

کر دیا جس نے میرا بازو کاٹ دیا تھا۔

(حجۃ اللہ علی العالمین، مترجم، ج۱ص:۶۸۶۔شواہد النبوۃ،ص۱۴۰)

حدیث پاک:۱۹

جھلسا ہوا جسم لعاب دہن لگانے سے ٹھیک ہو گیا

حضرت محمد بن حاطب اپنی والدہ ماجدہ ام جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھے بتایا کہ ہم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے ملک حبشہ گئے۔ پھر وہاں سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو وہاں میں نے کھانا بنایا۔ ہنڈی چولہے پر ابل رہی تھی اور لکڑیاں کم ہو گئی تھیں میں لکڑیاں لینے گئی اس وقت تو بچہ تھا۔ تو نے ہانڈی کو ہاتھ سے پکڑ کر کھینچا۔ ہنڈی الٹ کر تیرے اوپر گر گئی اور تیرا جسم جھلس گیا اور بازو الگ ہو گیا ۔میں واپس آئی تو تیری یہ حالت دیکھ کر تجھے فوراً رحمۃ للعالمین ﷺ کی خدمت میں لے گئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے بازو پر لعاب دہن لگا کر تیرے جسم کے ساتھ جوڑ دیا۔اسی وقت تو بالکل اچھا ہو گیا۔فَمَا قُمْتُ بِکَ مِنْ عِنْدِہٖ حَتّٰی بَرَأَتْ یَدُکَ، میں تجھے لے کر حضور کے پاس سے اس وقت نہ اٹھی جب تک کہ تو بالکل ٹھیک نہ ہو گیا۔

(حجۃ اللہ علی العالمین، مترجم، ج۱ص:۶۸۶۔شفاء شریف، ج۱ص:۴۹۷)

کونین ادھر ہو جاتی ہے جس سمت اشارے ہوتے ہیں

حدیث پاک:۲۰

ٹوٹی ہوئی ٹانگ درست ہو گئی

حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ساتھیوں نے پگڑی سے اسے باندھ دی اور ان کو اٹھا کر دربار رسالت میں حاضر ہوئے۔رحمۃ اللعالمین ﷺ نے اس ٹانگ پر رحمت والا ہاتھ پھیرا تو وہ اسی وقت ٹھیک ہو گئی جیسے اسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔ فَمَسَحَھَا فَکَاَنَّمَا لَمْ اِشْتَمْکِھَا قَطُّ ،یعنی دست مبارک پھیرا تو وہ یوں ٹھیک ہو گئی جیسے

اس ٹانگ کو کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔ (مشکوٰۃ شریف، باب فی المعجزات ص:۵۳۱)

کونین ادھر ہو جاتی ہے جس سمت اشارے ہوتے ہیں

اپیل

میری ان مسلمانوں کی خدمت میں اپیل ہے جو حضور آقا علیہ السلام کے تعلق سے با ت بات پر فوراً کہہ دیتے ہیں جی کچھ بھی ہو آخر ہیں تو بشر ہی نا، خدارا ذرا سوچیں غور کریں کہ وہ بکری جو ابھی دودھ دے ہی نہیں سکتی تھی اس کے پستانوں میں اتنا دودھ کہاں سے آ گیا کہ گا گریں بھر گئیں؟ پھر غور کریں پیالے میں دست مبارک رکھ دینے سے انگلیوں سے چشمے جاری ہو ئے وہ پانی کہاں سے آ رہے تھے۔ پھر سیدنا قتادہ کی لٹکی ہوئی آنکھ بغیر کسی دوا دارو اور بغیر کسی انجکشن اور لوشن کے اسی وقت ٹھیک ہوگئی۔ سیدنا جابر کے سارے قرضے اتر جانے کے باوجود ایک کھجور بھی کم نہ ہوئی۔ حضرت محمد حاطب کا جھلسا ہوا جسم بغیر کسی دوا دارو کے اسی وقت ٹھیک ہو گیا، دو کا کھانا ایک سو اسی افراد کو کفایت کر گیا۔ چشمے کا صرف نام بدلنے سے حقیقت بدل گئی یہ سب کیسے ہو گیا؟ وہ سینگوں والی بکری جو چار سو کو دودھ پلا کر غائب ہوگئی وہ کہاں سے آئی تھی؟ اللہ تعالیٰ ان واقعات کی حقانیت مان لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز میری ان مسلمان بھائیوں سے اپیل ہے جو دینی درسگاہوں سے پڑھ کر ساری زندگی حبیب خدا سید الانبیا ﷺ کی شان رفیع میں توہین و تنقیص کرتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ ماہنامہ السعید جو ملتان سے شائع ہوتا ہے اس کے شمارہ فروری ۱۹۹۸ء میں سید غلام جیلانی کا واقعہ درج ہے وہ واقعہ کتاب مقام مصطفیٰ ﷺ کے صفحہ ۲۶ پر بھی موجود ہے۔ ہاں اگر قسمت اچھی ہو تو انسان سمجھ جاتا ہے۔ چنانچہ مجھے کسی معتبر آدمی نے واقعہ سنایا کہ میانولی میں دو عالم تھے ایک سنی صحیح العقیدہ اور دوسرا دوسرے عقیدے کا۔ ان دونوں میں عقائد پر چپقلش چلتی رہتی تھی۔ ایک وقت آیا کہ دونوں کے درمیان مناظرہ ہوا جو کہ کئی دن تک چلتا رہا۔ ایک دن جب مناظرہ کے لیے دونوں عالم اپنی اپنی اسٹیج پر آئے تو سنی عالم دین کھڑے ہوئے اور کہا لوگوں دیکھو ہار جیت نا معلوم کس کے حصہ میں ہے۔ لیکن قسمت تو دیکھو میں دن بھر مناظرہ کرتا ہوں اور رات بھر کتابوں کی ورق گردانی کرتا ہوں اور تلاش کرتا ہوں کہ

کہیں سے مجھے یہ حوالہ مل جائے کہ میرے آقا ﷺ کو فلاں چیز کا بھی علم تھا اور فلاں چیز کا بھی اختیار تھا۔ میں سرکار کے کمالات تلاش کرتا ہوں اور یقیناً میرا مدمقابل بھی رات سوتا نہیں ہوگا۔ وہ بھی کتابوں کی ورق گردانی کرتا ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ کی ذات میں عیب تلاش کرتا ہوگا۔ کہ نبی کو فلاں چیز کا علم نہیں تھا۔ فلاں چیز کا اختیار نہیں تھا۔ تو غور کریں کہ قسمت کس کی اچھی ہے یہ بات دوسرے مناظر نے سنی تو کان کھڑے ہوگئے اور قسمت جاگ اٹھی کہ میرے جیسا بدقسمت اور بدبخت کون ہوسکتا ہے۔ کہ میں حضور کی ذات میں میں عیب تلاش کرتا رہا۔ لہٰذا میری توبہ اور اس نے تائب ہونے کا اعلان کردیا۔ اس پر مناظرہ ختم ہوگیا۔ لہٰذا میری ایسے تمام حضرات کی خدمت میں اپیل ہے جو حضور کی ذات میں عیب تلاش کرتے ہیں خدارا سوچیں کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی شان میں عیب تلاش کرنے کے لیے پیدا کیا ہے؟ خدارا ایسا نہ کریں ورنہ قبر میں جا کر کف افسوس ملنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ میرے عزیز وہ تو وہ حبیب یکتا ہیں ان کی عظمت کے سامنے بڑے بڑے عظمتوں اور تاجوں کی کچھ حیثیت نہیں۔

ختم شد

مدینۃ العلوم انسٹی ٹیوٹ،توپسیا

4B/1A توپسیا روڈ۔کھٹال گلی, نزد کسٹیا میدان۔کلکتہ 39

بفضل خداوبعنایت سرورانبیا جناب احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم **مدینۃ العلوم انسٹیٹیوٹ** میں فی الحال

(۱) شعبہ اطفال (۲) شعبہ بالغان (۳) شعبہ اشاعت

(۴) البرکات کمپیوٹر سینٹر وغیرہ قائم ہو چکے ہیں۔

جن سے گرد ونواح کے لوگ خاصی تعداد میں فیضیاب ہورہے ہیں۔اورانشاءاللہ تعالیٰ جلد ہی شعبہ حفظ اورعربک اسپوکین کلاسز بھی شروع کیے جانے والے ہیں۔

اس لیے احباب اہل سنت سے گزارش ہے کہ اشاعت دین وسنیت کے لیے ہمارے دست و بازو بنیں مفید مشوروں سے نوازیں اورصدقات وعطیات کے ذریعہ ادارے کا تعاون کریں۔

تفصیلات کے لیے رابطہ کریں

(مولانا) **محمد مجاہد حسین حبیبی**

مھتمم :مدینۃ العلوم انسٹیٹیوٹ، توپسیا ...9830367155.

☆☆☆☆☆

تبلیغ سیرت کی مطبوعات



Published by

ALL INDIA TABLEEGH -E- SEERAT KOLKATA, WB
ALL INDIA TABLEEGH -E- SEERAT KOLKATA, WB
E-mail: tableegh.e.seerat@gmail.com Mob. 9830367155